ردالرفض 1320ھ مع اضافات

رافضیوں کارد

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مجدد اسلام، الشاہ

امام احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ

متوفی ۱۳۴۰ھ

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

رد الرفض 1320ھ مع اضافات

رافضیوں کا رد

امام اہل سنت، اعلی حضرت، مجدد اسلام، الشاہ

امام احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالی

متوفی ۱۳۴۰ھ

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

فهرست

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرما رہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جا رہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں. پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آ گئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔

ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ

اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔

ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

صابیا ورچوئل پبلیکیشن

POWERED BY
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ۳۴ :

از سیتا پور مرسلہ جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب

۲۴ ذیقعدہ۱۳۱۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بی بی سیّدہ سُنی المذہب نے انتقال کیا اس کے بعض بنی عم رافضی تبرائی ہیں، وہ عصبہ بن کر ورثہ سے ترکہ چاہتے ہیں حالانکہ روافض کے یہاں عصوبت اصلاً نہیں ، اس صورت میں وہ مستحق وارث ہو سکتے ہیں یا نہیں؟بینوا تؤجروا.

الجواب

الحمد اللہ الذی ھداناوکفانا، واواناعن الرفض والخروج، وکل بلاء نجانا، والصلٰوۃ والسلام علٰی سیدنا ومولٰنا وملجانا وماوانا محمدوآلہ وصحبہ الاولین ایمانا و الاحسنین احساناوالامکنین ایقاناآمین!

سب حمدیں اس اللہ تعالی کےلئے جس نے ہمیں ہدایت دی اور رفض اور خروج سے کفایت اور پناہ دی اور ہر بلا سے نجات دی، اور صلوۃ و سلام ہو ہمارے آقا، مولی ، ہمارے ملجا اور ماوٰی محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور ان کی آل و صحابہ پر جو ایمان لانے میں پہلے اور نیکی، میں احسن اور ایمان و

یقین میں پختہ ہیں، آمین!

صورتِ مستفسرہ میں یہ رافضی اس مرحومہ سیدہ سنّیہ کے ترکہ سے کچھ نہیں پاسکتے اصلاً کسی قسم کا استحقاق نہیں رکھتے اگرچہ بنی عم نہیں خاص حقیقی بھائی بلکہ اس سے بھی قریب رشتے کے کہلاتے اگرچہ وُہ عصو بت کے منکر نہ بھی ہوتے کہ اُن کی محرومی دینی اختلاف کے باعث ہے .

سراجیہ میں ہے:

موانع الارث اربعۃ (الی قولہ) واختلاف الدینین.	وراثت کے موانع چار ہیں، دین کا اختلاف ، تک بیان کیا . (ت)

(سراجی فی المیراث فصل فی الموانع ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۴)

تحقیق مقام و تفصیل مرام یہ ہے کہ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما خواہ اُن میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے اگرچہ صرف اس قدرکہ انھیں امام و خلیفہ بر حق نہ مانے۔ کتب معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح و فتوٰی کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہے۔

درمختار مطبوعہ مطبع ہاشمی صفحہ۶۴ میں ہے:

ان انکربعض ما علم من الدین ضرورۃ کفربھا کقولہ ان اللہ تعالی جسم کالاجسام وانکارہ صحبۃالصدیق.	اگر ضروریاتِ دین سے کسی چیز کا منکر ہو تو کافر ہے مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالی اجسام کے مانند جسم ہے یا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی صحابیت کا منکر ہونا۔

(درمختار   باب الامامۃ   مطبع مجتبائی دہلی   ۱/ ۸۳)

طحطاوی حاشیہ در مطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۴۴ میں ہے:وکذاخلا فتہ (اور ایسے ہی آپ کی خلافت کا انکار کرنابھی کفر ہے)

(اشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار   باب الامامۃ   دارالمعرفۃ بیروت   ۱/ ۲۴۴)

فتاوٰی خلاصہ قلمی کتاب الصلوۃ فصل ۱۵ اور خزانۃ المفتین قلمی کتاب الصلوۃ فصل فی من یصح الا قتداء بہ ومن لا یصح میں ہے:

الرافضی ان فضل علیا علی غیرہ فھومبتدع ولوانکر خلافۃ الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ فھوکافر.	رافضی اگر مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ کو سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے افضل جانے تو بدعتی گمراہ ہے اور اگر خلافتِ صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا منکر ہو تو کافر ہے۔

(خزانۃ المفتین   کتاب الصلوۃ فصل من یصح الاقتداء بہ ومن لا یصح قلمی ۱/ ۲۸)

فتح القدیر شرح ہدایہ مطبع مصر جلد اول ص ۲۴۸ اور حاشیہ تبیین العلامہ احمد شلبی مطبوعہ مصر جلد اول ص۱۳۵میں ہے:

فی الرافض من فضل علیاعلی الثلا ثۃ فمبتدع وان انکرخلافۃالصدیق او عمر رضی اللہ عنھما فھوکافر	رافضیوں میں جو شخص مولی علی کو خلفاء ثلاثہ رضی اللہ تعالی عنہم سے افضل کہے گمراہ ہے اور اگر صدیق یافاروق رضی اللہ تعالی عنہما کی

خلافت کا انکار کرے تو کافرہے۔

(حاشیۃ الشلبی علی تبیین الحقائق کتاب الصلوۃ باب الامامۃ والحدث فی الصلوۃ المطبعۃ الکبری الا میر یہ مصر ۱/ ۱۳۵)

وجیزامام کردری مطبوعہ مصر جلد ۳ ص ۳۱۸ میں ہے:

من انکرخلا فۃ ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ فھو کافرفی الصحیح ومن انکر خلافۃ عمر رضی اللہ تعالی عنہ فھو کافر فی الاصح

خلافتِ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کا منکر کافرہے، یہی صحیح ہے، اور خلافتِ عمر فاروق رضی اللہ رتعالی عنہ کا منکر بھی کافر ہے، یہی صحیح تر ہے

(فتاوٰ ی بزازیہ علی ہامش فتاوی ہندیہ نوع فیما یتصل بہا مما یجب اکفارہ من اہل البدع نورانی کتب خانہ پشاور ۶/ ۳۱۸)

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مطبوعہ مصر جلد اول ص ۱۳۴ میں ہے:

قال المرغینانی تجوز الصلوۃ خلف صاحب ھوی و بد عۃ ولا تجوز خلف الرافضی والجھمی و القدری والمشبہ ومن یقول بخلق القراٰن، حاصلہ ان کان ھوی لا یکفر بہ

امام مرغینانی نے فرمایا بد مذہب بدعتی کے پیچھے نماز ادا ہو جائیگی اور رافضی ، جہمی، قدری ، تشبہی کے پیچھے ہوگی ہی نہیں، اور اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر اُ س بد مذہبی کے باعث

صاحبہ تجوز مع الکراہۃ والا فلا	وُہ کافر نہ ہو تو نماز اُس کے پیچھے کراہت کے ساتھ ہو جائے گی ورنہ نہیں.

(تبیین الحقائق کتاب الصلوۃ باب الامامۃ والحدث فی الصلوۃ المطبعۃ الکبری الامیر یہ مصر ۱/ ۱۳۴)

فتاوٰی عالمگیر یہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۸۴ میں اس عبارت کے بعد ہے:

ھکدافی التبیین والخلاصۃ وھو الصحیح ھکذافی البدائع	ایساہی تبیین الحقائق و خلاصہ میں ہے اور یہی صحیح ہے ایسا ہی بدائع میں ہے۔

اُسی کی جلد۳ صفحہ ۲۶۴ اور بزازیہ جلد ۳ صفحہ۳۱۹ اور الاشباہ قلمی فن ثانی کتاب السیر اور اتحاف الابصار والبصائر مطبوعہ مصر صفحہ ۱۸۷ اور فتاوی انقرویہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۵ اور واقعات المفتین مطبوعہ مصر ص۱۳ سب میں فتاوٰی خلاصہ سے ہے:

الرافضی ان کان یسب الشیخین و یلعنهما والعیاذ باﷲ تعالی فھو کافر وان کان یفضل علیا کرم اللہ تعالی وجہہ علیھما فھو مبتدع.	رافضی تبرائی جو حضرات شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کو معاذ اللہ بُرا کہے کافر ہے، اور اگر مولا علی کرم اللہ تعالی وجہہ کو صدیق اکبر اور عمر فاروق رضی اللہ تعالی سے افضل بتائے

تو کافر نہ ہوگا مگر گمراہ ہے۔

(فتاوٰی بزازیہ علی ہامش فتاوٰی ہندیۃ نوع فیما یتصل بہا نورانی کتب خانہ پشاور ۶/ ۳۱۹)

اُسی کے صفحہ مذکورہ اور بر جندی شرح نقایہ مطبوعہ لکھنؤ جلد ۴ص ۲۱ میں فتاوٰی ظہیریہ سے ہے:

من انکر امامۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ فھو کافر وعلی قول بعضھم ھو مبتدع ولیس بکافر والصحیح انہ کافر و کذٰلک من انکر خلافۃ عمر رضی اللہ تعالی عنہ فی اصح الاقوال.	امامت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کا منکر کافر ہے، اور بعض نے کہا بد مذہب ہے کافر نہیں، اور صحیح یہ ہے کہ وُہ کافر ہے، اسی طرح خلافت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا منکر بھی صحیح قول پر کافر ہے۔

(بر جندی شرح نقایہ کتاب الشہادۃ فصل یقبل الشہادۃ من اہل الھواء نو لکشور لکھنؤ ۴/ ۲۰،۲۱)

وہیں فتاوٰ ی بزازیہ سے ہے:

و یجب اکفارھم باکفار عثمان و علی وطلحۃ و زبیر و عائشۃ رضی االلہ تعالی عنہم	رافضیوں، ناصبیوں اور خارجیوں کا کافر کہنا واجب ہے اس سبب سے کہ وہ امیرالمومنین عثمان و مولی علی و حضرت طلحہ و حضرت زبیر و حضرت

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہم کو کافرکہتے ہیں۔

(فتاوٰی بزازیہ علی ھامش فتاوٰی ہندیۃ نوع فیمایتصل بہا مما یجب اکفارہ الخ نورانی کتب خانہ پشاور۶/ ۳۱۸)

بحرالرائق مطبوعہ مصر جلد ۵ ص ۱۳۱ میں ہے:

یکفر بانکارہ امامۃ ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ علی الا صح کا نکارہ خلافۃ عمر رضی اللہ تعالی عنہ علی الاصح.

اصح یہ ہے کہ ابو بکر یا عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی امامت و خلافت کا منکر کافرہے۔

(بحرالرائق باب احکام المرتدین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۵/ ۱۲۱)

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر مطبوعہ قسطنطنیہ جلد اول ص ۱۰۵ میں ہے:

الرافضی ان فضل علیا فھو مبتدع وان انکر خلافۃ الصدیق فھو کافر

رافضی اگر صرف تفضیلیہ ہو تو بد مذہب ہے اور اگر خلافتِ صدیق کا منکر ہو تو کافر ہے۔

(مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر کتاب الصلٰوۃ فصل الجماعۃ سنۃ موکدۃ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۱۰۸)

اُسی کے صفحہ ۱۳۶ میں ہے:

یکفر بانکار ہ صاحبۃ ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ وبانکارہ

جو شخص ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی

امامتہ علی الاصح وبانکارہ صحبۃ عمر رضی اللہ تعالی عنہ علی الاصح.	صحابیت کا منکر ہو کافر ہے۔ یُونہی جو اُن کے امامِ برحق ہونے کاانکار کرنے مذہب اصح میں کافر ہے، یونہی عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی صحابیت کا انکار قول اصح پرکفر ہے۔

(مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر باب المرتد فصل ان الفاظ الکفر انواع داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۶۹۲)

غنیہ شرح منیہ مطبوعہ قسطنطنیہ ص ۵۱۴ میں ہے:

المر ادبالمبتدع من یعتقدشیئا علی خلاف مایعتقدہ اھل السنۃ والجماعۃ وانما یجوز الاقتداء بہ مع الکراھۃ اذالم یکن ما یعتقدہ یؤدی الی الکفر عنداھل السنۃ اما لوکان مؤدیا الی الکفر فلا یجوزاصلا کا لغلاۃ من الروافض الذین ید عون الالوھیۃ لعلی رضی اللہ تعالی اوان النبوۃ کانت لہ فغلط جبریل و نحو ذٰلک مما	بد مذہب سے وُہ مراد ہے جو کسی بات کا اہل سنت و جماعت کے خلاف عقیدہ رکھتا ہو ، اور اس کی اقتداء کراہت کے ساتھ اُس حال میں جائز ہے جب اُس کا عقیدہ اہل سنت کے نزدیک کفر تک نہ پہنچا تاہو، اگر کفر تک پہنچائے تو اصلاً جائز نہیں، جیسے غالی رافضی کہ مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ کو خدا کہتے ہیں، یا یہ

هو کفر و کذامن یقذف الصدیقۃ اوینکر صحبۃ الصدیق اوخلافتہ اویسب الشیخین.

کہ نبوت ان کے لئے تھی جبریل نے غلطی کی. اور اسی قسم کی اور باتیں کہ کفر ہیں، اور یونہی جو حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کو معاذ اللہ اس تہمت ملعونہ کی طرف نسبت کرے یا صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی صحابیت یا خلافت کا انکار کرے یا شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کو بُراکہے۔

(غنیہ المستملی فصل الاولی بالا مامۃ سہیل اکیڈیمی لاہور ص ۵۱۵)

کفایہ شرح ہدایہ مطبع بمبئ جلد اول اور مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق مطبع احمدی ص ۳۲ میں ہے:

ان کان ھوا ہ یکفر اھلہ کالجھمی و القدری الذی قال بخلق القرآن والرافضی لغالی الذی ینکر خلافۃ ابی بکر

بد مذہبی اگر کافر کر دے جیسے جہمی اور قدری کہ قرآن کو مخلوق کہے ، اور رافضی غالی کہ خلافت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا انکار

رضی اللہ تعالی عنہ لا تجوز الصلٰوۃ خلفہ۔

کرے اُس کے پیچھے نماز جائز نہیں.

(مستخلص الحقائق باب فی بیان احکام الامامۃ مطبع کانشی رام برورکس لاہور ۱/ ۲۰۲)

(الکفایۃ مع فتح القدیر باب الامامۃ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۳۰۵)

شرح کنز للملا مسکین مطبع مصر جلد اول ص۲۰۸ علی ہامش فتح المعین میں ہے :

فی الخلاصۃ یصح الاقتداء باھل الاھواء الاالجہمیۃ والجبریۃ والقدریۃ والرافضی الغالی ومن یقول بخلق القرٰان والمشبہ ، وجملتاہ ان من کان من اھل قبلتنا ولم یغل فی ھواہ حتی لم یحکم بکونہ کافراتجوزالصلوۃ خلفہ وتکر ہ واراد بالرافضی الغالی الذی ینکر خلافۃ ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ۔

خلاصہ میں ہے بد مذہبوں کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے سوائے جہمیہ و جبریہ و قدریہ و رافضی غالی قائل خلق قرآن و مشبہ کے اور حاصل یہ کہ اہل قبلہ سے جو اپنی بدمذہبی میں غالی نہ ہو یہاں تک کہ اُسے کافر نہ کہاجائے اُ س کے پیچھے نماز بکراہت جائزہے۔ اور رافضی غالی سے وہ مراد ہے جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت کا منکر ہو۔

(شرح کنز للملا مسکین علی ہامش فتح المعین باب الامامۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/ ۲۰۸)

طحطاوی علی مراقی الفلاح مطبع مصر ۱۹۸ میں ہے:

ان انکر خلافۃ الصدیق کفر و الحق فی الفتح عمر بالصدیق فی ھذا الحکم والحق فی البرھان عثمان بھما ایضا ولا تجوز الصلوۃ خلف منکر المسح علی الخفین او صحبۃ الصدیق ومن یسب الشیخین اویقذف الصدیقۃ ولا خلف من انکر بعض ماعلم من الدین ضرورۃ لکفرہ ولا یلتفت الٰی تاویلہ و اجتہادہ

یعنی خلافتِ صدیق رضی اللہ تعالی کا منکر کافرہے اور فتح القدیر میں فرمایا کہ خلافتِ فاروق رضی اللہ تعالی کا منکر بھی کفر ہے، اور برہان شرح مواہب الرحمن میں فرمایا خلافت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کا منکر بھی کافر ہے اور نماز اس کے پیچھے جائز نہیں جو مسحِ موزہ یا صحابیتِ صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا منکر ہو یا شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کو بُرا کہے یاصدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا پر تہمت رکھے، اور نہ اس کے پیچھے جو ضروریات دین سے کسی شے کا منکر ہو کہ وہ کافر ہے اور اُس کی تاویل کی

طرف التفات نہ ہوگا نہ اس جانب کہ اس نے رائے کی غلطی سے ایسا کہا.

(طحطاوی علی مراقی الفلاح باب الا مامۃ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص۱۶۵)

نظم الفرائد منظومہ علامہ ابن وہبان مطبوعہ مصر ہامش مجیبہ ص ۴۰ اور نسخہ قدیمہ قلمیہ مع الشرح فصل من کتاب السیر میں ہے:

ومن لعن الشیخین اوسب کافر
ومن قال فی الاید ی الجوارح اکفر
وصحح تکفیر منکر خلافت ال
عتیق فی الفاروق ذٰلک الاظہر

جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ تعالی عنہما پر تبرابکے یا بُرا کہے کافر ہے ، اور جو کہے ید اللہ سے ہاتھ مراد ہے وُہ اس سے بڑھ کر کافر ہے اور خلافتِ صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے انکار میں قول مصحح تکفیر ہے اور یہی دربارہ انکار خلافتِ فاروق رضی اللہ تعالی اظہرہے۔

(نظم الفرائد منظومہ علامہ ابن وہبان)

تیسیر المقاصد شرح وہبانیہ للعلا مہ الشر نبلالی قلمی کتاب السیر میں ہے:

الرافضی اذاسب ابا بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما ولعنہما یکون کافر اوان فضل علیہما علیالا یکفر و ھو مبتدع

رافضی اگر شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کو بُرا کہے یا اُن پر تبرابکے کافر ہو جائے، اور اگر مولٰی علی کرم اللہ تعالی

وجہہ کو اُن سے افضل کہے کافر نہیں گمراہ بد مذہب ہے۔

(تیسیر المقاصد شرح وہبانیہ للشرنبلالی)

اسی میں وہیں ہے:

من انکر خلافۃ ابی بکرالصدیق فھو کافر فی الصحیح وکذامنکر خلافۃ ابی حفص عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ فی الاظھر

خلافتِ صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا منکر مذہب صحیح پر کافر ہے ، اور ایسا ہی قولِ اظہر میں خلافتِ فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کا منکر بھی.

(تیسیر المقاصد شرح وہبانیہ للشرنبلالی)

فتوی علامہ نوح آفندی ، پھر مجموعہ شیخ الاسلام عبید اللہ آفندی، پھر مغنی المستفتی عن سوال المفتی، پھر عقودالدریۃ مطبع مصر جلد اول ص ۹۲ ، ۹۳ میں ہے:

الروافض کفرۃ جمعوا بین اصناف الکفر منھا انھم یسبون الشیخین سوداللہ وجوھھم فی الدارین فمن اتصف بواحد من ھذہ الامور فھو کافر ملتقطا

رافضی کافر ہیں طرح طرح کے کفروں کے مجمع میں ازاں جملہ خلافت شیخین کا انکار کرتے ہیں ازاں جملہ شیخین کو بُرا کہتے ہیں: اللہ تعالی دونوں جہان میں رافضیوں کا منہ کالا کرے ، جو ان

میں کسی بات سے متصف ہو کافرہے۔ ملتقطا.

(عقودالدریۃ باب الردۃ والتعزیر ارگ بازار قندھار افغانستان ۱/۴، ۱۰۳)

اُنھیں میں ہے:

اماسب الشیخین رضی اللہ تعالی عنہما فانہ کسب النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وقال اصدر الشہیدمن سب الشیخین اولعنھما یکفر

شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کو بُراکہنا ایسا ہے جیسے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنا، اور امام صدر شہید نے فرمایا:جو شیخین کو بُرا کہے یا تبرابکے کافر ہے۔

(عقو دالدریۃ باب الردۃ والتعزیر ارگ بازار قندھار افغانستان ۱/ ۱۰۴)

عقووالدریہ میں بعد نقل فتوی مذکورہ ہے:

وقد اکثر مشانخ الاسلام من علماء الدولۃ العثمانیۃ لا زالت مؤید ۃ بالنصرۃ العلیۃ الافتاء فی شان الشیعۃ المذکورین وقد اشبع الکلام فی ذٰلک کثیر منھم

علمائے دولتِ عثمانیہ کہ ہمیشہ نصرت الٰہی سے موید رہے، اُن سے جو اکابر شیخ الاسلام ہوئے انھوں نے شیعہ کے باب میں کثرت سے فتوے دئے ، بہت نے طویل بیان

والّفوافیہ الرسائل ومن افتی بنحوذٰلک فیھم المحقق المفسر ابوا السعود اٰفندی العما دی و نقل عبارتہ العلامۃ الکواکبی الحلبی فی شرحہ علی منظومتہ الفقھیۃ المسماۃ بالفرائد السنیۃ

لکھے اور اس بارے میں رسالے تصنیف کئے، اور انھیں میں سےجنھوں نے روافض کے کفر و ارتداد کا فتوٰی دیا . محقق مفسر ابو سعود آفندی عمادی (سردار مفتیان دولت علیہ عثمانیہ) ہیں اور اُس کی عبارت علامہ کو اکبی حلبی نے اپنے منظومہ فقہیہ مسمی بہ فرائد سنیہ کی شرح میں نقل کی.

(عقو دالدریۃ باب الردۃ والتعزیر ارگ بازار قندھار افغانستان ۱/ ۱۰۵)

اشباہ قلمی فن ثانی باب الرواۃ اور اتحاف ص ۱۸۷ اور انقروی جلد اول ص ۲۵ اور واقعات المفتین ص ۱۳ سب میں مناقب کردری سے ہے:

یکفر اذا انکر خلاتھما او یبغضھمالمحبۃ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لھما

جو خلافت شیخین کا انکار کرے یا اُن سے بغض رکھے کافر ہے کہ وُہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے محبوب ہیں۔

(واقعات المفتین کتاب السیر دائرہ معارف اسلامیہ ، بلوچستان ص ۱۳)

بلکہ بہت اکابر نے تصریح فرمائی کہ رافضی تبرائی ایسےکافر ہیں جن کی توبہ بھی قبول نہیں،

تنویر الابصار متن درمختار مطبع ہاشمی ص ۳۱۹ میں ہے:

کل مسلم ارتد فتو بتہ مقبولۃ الا الکافر بسب النبی اوالشیخین او احدھما	ہر مرتد کی توبہ قبول ہے مگر وہ جو کسی نبی یا حضرات الشیخین یا ان میں ایک کی شان میں گستاخی سے کافر ہو۔

(درمختار کتاب الجہاد باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۵۷ . ۳۵۶)

اشباہ والنظائر قلمی فن ثانی کتاب السیر اور فتاوٰی خیریہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۹۴، ۹۵ اور اتحاف الابصار والبصائر مطبوعہ مصر ص ۱۸۶ میں ہے:

کافر تاب فتو بتہ مقبولۃ فی الدنیا والاٰخرۃ الاجماعۃ الکافر بسب النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وسائر الا نبیاء وبسب الشیخین اوا حد ھما	جو کافر توبہ کرے اس کی توبہ دُنیا و آخرت میں قبول ہے مگر کچھ کافر ایسے ہیں جن کی توبہ مقبول نہیں ایک وُہ جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا ، دوسرا وہ کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالی

عنہما دونوں یا ایک کو بُرا کہنے کے باعث کافر ہوا۔

(فتاوٰی خیریہ کتاب السیر باب المرتدین دارالمعرفہ بیروت ۱/ ۱۰۲)

درمختار میں ہے:

فی البحر عن الجوهرة معزیا للشهید من سب الشیخین اوطعن فیهما کفر ولا تقبل توبتہ وبہ اخذ الدبوسی وا بو اللیث وهوا لمختار للفتوی انتهی وجزم بہ الاشباہ واقر ہ المصنف

یعنی بحرالرائق میں بحوالہ جوہر ہ نیرہ شرح مختصر قدوری امام صدر شہید سے منقول ہے جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کو بُرا کہے یا اُن پر طعن کرے وہ کافر ہے اس کی توبہ قبول نہیں،اور اسی پر امام دبوسی اور امام فقیہ ابواللیث سمر قندی نے فتوی دیا، اور یہی قول فتوٰی کے لئے مختار ہے ، اسی پر اشباہ میں جزم کیا، اور علامہ شیخ الاسلام محمد بن عبداللہ غزی تمر

تاشی نے اسے برقرار رکھا.

(درمختار شرح تنویر الابصار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۷)

اور پر ظاہر کہ کوئی کافر کسی مسلمان کا ترکہ نہیں پاسکتا .

درمختار صفحہ ۲۸۳ میں:

موانعہ الرق والقتل واختلاف الملتین اسلاما وکفرا ملتقطا	یعنی میراث کے مانع ہیں غلام ہونا اور مورث کو قتل کرنا اور مورث و وارث میں اسلام و کفر کا اختلاف.

(درمختار شرح تنویر الابصار کتاب الفرائض باب المرتد ۲/ ۳۴۵)

تبیین الحقائق جلد ۶ ص ۲۴۰ عالمگیر ی جلد ۶ ص ۴۵۴ میں ہے:

اختلا ف الدین ایضا یمنع الارث والمرادبہ الاختلاف بین الاسلام و الکفر	مورث ووارث میں دینی اختلاف بھی مانع میراث ہے، اور اس سے مراد اسلام و کفر کا اختلاف ہے۔

(تبیین الحقائق کتاب الفرائض المطبعۃ الکبری الامیریہ مصر ۶/ ۲۴۰)

بلکہ رافضی خواہ وہابی خواہ کوئی کلمہ گو جو باوصف ادعائے اسلام عقیدہ کفر رکھے وہ تو بتصریح ائمہ دین سب کافروں سے بد تر کافر یعنی مرتد کے حکم میں ہے۔

ہدایہ مطبع مصطفائی جلد اخیر صفحہ ۵۶۳ اور درمختار صفحہ ۶۶۸ اور عالمگیری جلد ۶ صفحہ ۱۴۲ میں ہے:

صاحب الھوی ان کان	بد مذہب اگر عقیدہ

يكفر فهو بمنز لة المرتد	كفريہ ركھتا ہو تو مرتد کی جگہ ہے۔

(فتاوی ہندیہ الباب الثامن فی وصیۃ الذمی والحربی نورانی کتب خانہ پشاور ۶/ ۱۳۰)

غررمتن درر طبع مصر جلد ۲ ص ۳۴۶ میں ہے:

ذوهوی ان اكفر فكالمر تد	بد مذہب اگر تکفیر کیاجائے تو مثل مرتد کے ہے۔

(غرر الاحکام مع الدررالحکام، کتاب الوصایا فصل وصایا الذمی احمد کامل الکا ئنۃ العلیہ مصر ۲/ ۴۴۶)

ملتقی الابحر اور اس کی شرح مجمع الانہر جلد ۲ صفحہ ۶۸۹ میں ہے:

ان حكم بكفره بما ارتكبہ من الهوی فكالمرتد	اگر اسی بد مذہبی کے سبب اُس کے کفر کا حکم دیا جائے تو وُہ مرتد کی مثل ہے۔

(مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر کتاب الوصایا بوصیۃ الذمی داراحیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۷۱۷)

نیز فتاوٰی ہندیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۶۴ اور طریقہ محمدیہ اور اس کی شرح حدیقہ ندیہ مطبع مصر جلد اول صفحہ ۲۰۷، ۲۰۸ اور بر جندی شرح نقایہ جلد ۴ صفحہ ۲۰ میں ہے:

يجب اكفارالروافض فی قولهم برجعة الاموات الی الدنيا(الی قولہ) وهولاء القوم خارجون عن ملة الاسلام و احكامهم	یعنی رافضیوں کو اُن کے عقائد کفریہ کے باعث کافر کہنا واجب ہے ، یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اُن کےاحکام بعینہ مرتدین

احکام المرتد ین کذا فی الظھیریۃ	کےاحکام ہیں، ایسا ہی فتاوٰی ظہیریہ میں ہے۔

(فتاوٰی ہندیہ باب المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۲۶۴)

اور مرتد اصلاً صالح وراثت نہیں، مسلمان تو مسلمان کسی کافر حتی کہ خود اپنے ہم مذہب مرتدکا ترکہ بھی ہر گز اسے نہیں پہنچ سکتا. عالمگیری جلد ۶ ص ۴۵۵ میں ہے:

المرتد لایرث من مسلم ولا من مرتد مثلہ کذ افی المحیط	مرتد نہ کسی مسلمان اور نہ ہی اپنے جیسے مرتد کا وارث ہو گا، ایسے ہی محیط میں ہے۔(ت)

(فتاوی ہندیہ کتاب الفرائض الباب السادس فی میراث اہل الکفر الخ نورانی کتب خانہ پشاور ۶/ ۴۵۵)

خزانہ المفتین میں ہے:

المرتد لایرث من احد لامن المسلم ولا من الذمی ولا من مرتد مثلہ	مرتد کسی کا بھی وارث نہ بنے گا نہ مسلمان نہ ذمی اور نہ ہی اپنے جیسے مرتد کا. (ت)

(خزانۃ المفتین کتاب الفرائض قلمی ۲/ ۲۵۰)

یہ حکم فقہی مطلق تبرائی رافضیوں کا ہے اگرچہ تبرا و انکار خلافت شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کے سوا ضروریات دین کا انکار نہ کرتے ہوں

والا حوط فیہ قول المتکلمین انھم ضلال	اس میں محتاط متکلمین کا قول ہے کہ وہ گمراہ اور جہنمی

من کلاب النار لاکفار وبہ ناخذ	کُتے ہیں کافر نہیں، اور یہی ہمارا مسلک ہے (ت)

اور روافضِ زمانہ تو ہر گز صرف تبرا ئی نہیں بلکہ یہ تبرائی علی العموم منکر ان ضروریات دین اور باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کفار مرتدین ہیں یہاں تک کہ علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انھیں کافر نہ جانے خود کافر ہے، بہت عقائد کفریہ کے علاوہ دو کفر صریح میں اُن کے عالم جاہل مرد عورت چھوٹے بڑے سب بالا تفاق گرفتار ہیں:

کفر اول: قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں

قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں، کوئی کہتا ہے اُس میں سے کچھ سُورتیں امیر المومنین عثمان غنی ذوالنورین یا دیگر صحابہ اہل سنت رضی اللہ تعالی عنہم نے گھٹا دیں،کوئی کہتا ہے اُس میں سے کچھ لفظ بدل دئے ، کوئی کہتا ہے یہ نقص و تبدیل اگرچہ یقینا ثابت نہیں محتمل ضرور ہے اور جو شخص قرآن مجید مین زیادت یا نقص یا تبدیل کسی طرح کے تصرفِ بشری کا دخل مانے یا اُسے محتمل جانے بالا جماع کافر مرتد ہے کہ صراحۃً قرآن عظیم کی تکذیب کر رہا ہے .

اللہ عز وجل سورہ حجر میں فرماتاہے :

انا نحن نزلناالذکر وانا لہ لحافظون	بیشک ہم نے اتارا یہ قرآن اور بیشک بالیقین ہم خوداس کے نگہبان ہیں۔ (القرآن الکریم ۱۵/ ۹)

بیضاوی شریف مطبع لکھنؤ صفحہ ۴۲۸ میں ہے:

لحفظون ای من التحریف والزیاۃ والنقص	تبدیل و تحریف اور کمی بیشی سے حفاظت کرنے والے ہیں۔ (ت)

(انوارا التنزیل المعروف بالبیضاوی تحت آیۃ انا نحن نزلنا الذ کر الخ مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۳۰۰)

جلالین شریف میں ہے:

لحٰفظون من التبدیل والتحریف والزیادۃ والنقص	یعنی حق تعالی فرماتا ہے ہم خود اُس کے نگہبان ہیں اُس سےکہ کوئی اُسے بدل دے یا اُلٹ پلٹ کر دے یا کچھ بڑھا دے یا گھٹا دے۔

(تفسیر جلالین تحت آیۃ انا نحن نزلنا الذ کر الخ اصح المطابع دہلی ص ۲۱۱)

جمل مطبع مصر جلد ۳ ص ۵۶۱ میں ہے:

بخلاف سائرالکتب المنز لۃ فقد دخل فیھا التحریف والتبدیل بخلاف القران فانہ محفوظ عن ذلک لا یقدر احد من جمیع الخلق الانس و الجن ان یزید فیہ اوینقص منہ حرفا واحد اا و کلمۃ واحدۃ	یعنی بخلاف اور کُتب آسمانی کے کہ اُن میں تحریف و تبدیل نے دخل پایا . اور قرآن اس سے محفوظ ہے ، تمام مخلوق جن وانس کسی کی جان نہیں کہ اُس میں ایک لفظ یا ایک حرف بڑھا دیں یا کم کر دیں.

(الفتوحات الاٰلہیہ تحت آیۃ انا نحن نزلنا الذ کر الخ مصطفی البابی مصر ۲/ ۵۳۹)

اللہ تعالی سورۃ حٰم السجدہ میں فرماتاہے:

وَ اِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ(41) لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ لَا مِنْ خَلْفِهٖ - تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ(42)

بیشک یہ قرآن شریف معزز کتاب ہے باطل کو اس کی طرف اصلاً راہ نہیں، نہ سامنے سے نہ پیچھے سے یہ اتارا ہُوا ہے حکمت والے سراہے ہُوئے کا.

(القرآن الکریم ۴۱ / ۴۱و۴۲)

تفسیر معالم التنزیل شریف مطبوعہ بمبئی جلد ۴ ص ۳۵ میں ہے:

قال قتادۃ والسدی الباطل ھو الشیطان لا یستطیع ان یغیر او یزید فیہ اوینقص منہ قال الزجاج معنا ہ انہ محفوظ من ان ینقص منہ فیأ تیہ الباطل من بین ید یہ اویزادفیہ فیأتیہ الباطل من خلفہ وعلی ھذا المعنی الباطل الزیادۃ والنقصان

یعنی قتادہ و سُدی مفسرین نے کہا باطل کہ شیطان ہے قرآن میں کُچھ گھٹا بڑھا بدل نہیں سکتا. زجاج نے کہا باطل کہ زیادت و نقصان ہیں قرآن ان سے محفوظ ہے ، کچھ کم ہوجائے تو باطل سامنے سے آئے بڑھ جائے تو پس پشت سے . اور یہ کتاب ہر طرح باطل سے محفوظ ہے۔

(معالم التنزیل علی ھامش الخازن تحت آیۃ انہ لکتاب عزیز لا یأتیہ الخ(مصطفی البابی مصر ۶/ ۱۱۳)

کشف الاسرار امام اجل شیخ عبدالعزیز بخاری شرح اصول امام ہمام فخر الاسلام بزدوی مطبوع قسطنطنیہ جلد ۳ ص ۸۸ و ۸۹ میں ہے:

کان نسخ التلاوۃ والحکم جمیعا جائزافی حیاۃ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فاما بعد وفاتہ فلا یجوز قال بعض الرافضۃ والملحدۃ ممن یتستترباظھار الاسلام وھو قاصد الی افسادہ ، ھذا جائز بعد وفاتہ ایضاو زعموا ان فی القراٰن کانت اٰیٰت فی امامۃ علی وفی فضائل اھل البیت فکتمھاالصحابۃ فلم تبق باندر اس زما نھم ، والدلیل علی بطلان ھذا القول قولہ تعالی انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ، کذافی اصول الفقہ لشمس الائمۃ ملتقطا

قرآن عظیم سے کسی چیز کی تلاوت و حکم دونوں کا منسوخ ہونا زمانہ نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں جائز تھا، بعد وفات اقدس ممکن نہیں، بعض وہ لوگ کہ رافضی اور نِرے زندیق ہیں بظاہر مسلمانی کانام لے کر اپناپردہ ڈھانکتے ہیں اور حقیقۃً انھیں اسلام کو تباہ کرنا مقصود ہے ، وُہ کہتے ہیں کہ یہ بعد وفات والا بھی ممکن ہے ، وُہ بکتے ہیں کہ قرآن میں کچھ آیتیں امامتِ مولا علی اور فضائل اہل بیت میں تھیں کہ صحابہ نے چھپا ڈالیں جب وُہ زمانہ مٹ گیا باقی نہ رہیں اور اس قول کے بطلان

پر دلیل خود قرآن عظیم کا ارشاد ہے کہ بیشک ہم نے اتارا یہ قرآن اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ ایسا ہی امام شمس الائمہ کی کتاب اصول الفقہ میں ہے۔

(کشف الاسرارعن اصول البزدوی باب تفصیل المنسوخ دارا لکتاب العربی بیروت ۳/ ۸۹. ۱۸۸)

امام قاضی عیاض شفا شریف مطبع صدیقی ص ۳۴۶ میں بہت سے یقینی اجماعی کفر بیان کرکے فرماتے ہیں:

وکذلک ومن انکر القراٰن او حرفا منہ اور غیر شیئا منہ اوزادفیہ

یعنی اسی طرح وہ بھی قطعاً اجماعاًکافر ہے جو قرآن عظیم یا اس کے کسی حرف کا انکار کرے یا اُس میں سے کچھ بدلے یا قرآن میں اس موجودہ میں کچھ زیادہ بتائے۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ماھو من مقالا ت المطبعۃ الشرکۃ الصحافیہ ۲/ ۲۷۴)

فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مطبع لکھنؤ ص ۶۱۷ میں ہے:

اعلم انی رأیت فی مجمع البیان تفسیر الشیعۃ انہ ذھب بعض اصحابھم الی ان

یعنی میں نے طبرسی رافضی کی تفسیر مجمع البیان میں دیکھا کہ بعض رافضیوں کے

القرآن العیاذ باالله کان زائداعلی هذا المکتوب المقروء قد ذهب بتقصیر من الصحابۃ الجامعین العیاذ باالله لم یختر صاحب ذٰلک التفسیر هذا القول فمن قال بهذا القول فهو کافر لا نکاره الضروری

مذہب میں قرآن عظیم معاذ اللہ اس قدر موجود سے زائد تھا جن صحابہ نے قرآن جمع کیا عیاذاً باللہ اُن کے قصور سے جاتا رہا اس مفسر نے یہ قول اختیار نہ کیا، جو اس کا قائل ہو کافر ہے کہ ضروریات دین کا منکر ہے۔

(فواتح الرحموت بذیل المستصفیٰ مسئلہ کل مجتہد فی المسئلۃ الا جتہاد الخ منشورات الشریف الرضی قم ایران ۲/ ۳۸۸)

کفر دوم: انبیائے سابقین پر غیر کو فضیلت دینا

ان کا ہر تنفس سیدنا امیر المومنین مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم و دیگر ائمہ طاہر ین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو حضرات عالیات انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والتحیات سے افضل بتاتا ہے اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہےباجماع مسلمین کافر بے دین ہے۔ شفا ء شریف صفحہ ۳۶۵ میں انہی اجماعی کفروں کے بیان میں ہے:

وکذٰ لک نقطع بتکفیر غلاۃ الرافضۃ فی قولهم ان الائمۃ افضل من الانبیاء

اور اسی طرح ہم یقینی کافر جانتے ہیں اُن غالی رافضیوں کو جوائمہ کو انبیاء سے افضل بتاتے ہیں۔

(الشفا ء بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ماهو من المقالات ۲/ ۲۷۵)

امام اجل نووی کتاب الروضہ پھر اما م ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام مطبع مصر صفحہ ۴۴ میں کلامِ شفا نقل فرماتے اور مقرر رکھتے ہیں، ملا علی قاری شرح شفا مطبوعہ قسطنطنیہ جلد ۲ صفحہ ۵۲۶ میں فرماتے ہیں:

هذا کفر صریح (یہ کُھلا کفر ہے۔)

(شرح الشفاء ملا علی قاری فصل فی بیان ماھو من المقالات دارالفکر بیروت ۴/ ۵۱۹)

منح الروض الا زہر شرح فقہ اکبر مطبع حنفی ص ۱۴۶ میں ہے:

ما نقل عن بعض الکرامیۃ من جواز کون الولی افضل من النبی کفر و ضلالۃ والحاد وجہالۃ

وہ جو بعض کرامیہ سے منقول ہو ا کہ جائز ہے کہ ولی نبی سے مرتبے میں بڑھ جائے یہ کفر و ضلالت و بے دینی و جہالت ہے۔

(منح الروض الازھر شرح الفقہ الاکبر باب الولی لایبلغ درجۃ النبی مصطفیٰ البابی مصر ص ۱۲۱)

شرح مقاصد مطبوع قسطنطنیہ جلد ۲ ص ۳۰۵ اور طریقہ محمدیہ علامہ بر کوی قلمی آخر فصل اول باب ثانی میں ہے:

واللفظ لھا ان الا جماع منعقد علی ان الانبیاء افضل من الاولیاء

بیشک مسلمانوں کا اجماع قائم ہے اس پر کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام اولیائے عظام سے افضل ہیں۔

(طریقہ محمدیہ ان الولی لا یبلغ درجۃ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مکتبہ حنفیہ کوئٹہ ۱/ ۸۴)

حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مطبع مصر جلد اول ص ۲۱۵ میں ہے:

التفضیل علی نبی

کسی غیر نبی کو ایک

تفضیل علی کل نبی

نبی سے افضل کہنا تمام انبیاء سے افضل بتانا ہے۔

(الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیہ والا ستخفاف بالشریعۃ کفر مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۱/ ۳۱۵)

شرح عقائد نسفی مطبع قدیم ص ۶۵ پھر طریقہ محمد یہ وحدیقہ ندیہ ص ۲۱۵ میں ہے:

واللفظ لهما (تفضیل) الولی علی النبی) مرسلا کان اولا(کفر و ضلال کیف و هو تحقیر النبی) بالنسبۃ الی الولی (وخرق الاجماع) حیث اجمع المسلمون علی فضیلۃ النبی علی الولی الخ باختصارہ

ولی کو کسی نبی سے خواہ وہ نبی مرسل ہو یا غیر مرسل افضل بتانا کفر و ضلال ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس میں ولی کے مقابل نبی کی تحقیر اور اجماع کا رَد ہے کہ ولی سے نبی کے افضل ہونے پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہے الخ اختصاراً۔

(الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیہ والا ستخفاف بالشریعۃ کفر مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۱/ ۳۱۶)

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۷۸ میں ہے:

النبی افضل من الولی وهو امر مقطوع بہ والقائل بخلا فہ کافر لا

نبی ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا

نہ معلوم من الشرع بالضرورۃ	کافر ہے کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔

(ارشاد الساری کتاب العلم باب مایستحب للعالم اذاسئل ای الناس اعلم دارالکتاب العربی بیروت ۱/ ۲۱۴)

روافض کے مجتہدان کا صاف اقرار

روافض کے مجتہدان حال نے اپنے فتووں میں ان صریح کفروں کا صاف اقرار کیا ہے۔یہ فتوی رسالہ تکملہ رد روافض ورسالہ اظہار الحق مطبوعات مطبع صبح صادق سیتاپور۱۲۹۳ھ و ۱۸۷۶ ء میں مفصل مذکور ہیں جن میں اس مقام کے متعلق یہ الفاظ ہیں:

فتوی (۱) : چہ می فرمایند مجتہدین دریں مسئلہ کہ مرتبہ ولی مصطفیٰ علی مرتضیٰ علیہ السلام از سائر انبیائے سابقین علیہم السلام سوائے سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم افضل ست یا نہ؟بینوا تو جروا.	فتوی (۱) : کیا فرماتے ہیں مجتہدین دین اس مسئلہ میں کہ ولی مصطفٰی علی مرتضی علیہ السلام ماسوائے محمد رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے باقی تمام انبیائے سابقین سے افضل ہیں یا نہیں؟ بینوا تو جروا.
الجواب : افضل ست واللہ یعلم	الجواب: افضل ہیں، اللہ جانتا ہے
فتوی(۲): چہ میفر مایندریں مسئلہ کہ	فتوی(۲): آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ

درکلام مجید جمع کرده عثمان تحریف از تخریج آیات مدائح جناب امیر علیہ اسلام وغیره واقع شده یا نہ؟

میں کہ عثمان کے جمع کرده قرآن مجید میں امیر علیہ السلام کی مدح والی آیات میں تحریف کی گئی ہے یا نہیں؟

جواب : ایں امر بر سبیل جزم وقطع ثابت نیست لیکن متحمل ست . واللہ یعلم.

جواب : یہ چیز یقینی اور قطعی نہیں تاہم احتمال ہے ، اللہ جانتا ہے۔

فتوی(۳) : مسئلہ دوم مرتبہ اہلبیت نبوی صلوات اللہ علیہم اجمعین سیما حضر ت علی مرتضیٰ از سائر انبیاء افضل ست یا نہ؟

فتوی(۳): دوسرا مسئلہ کہ نبی کے اہل بیت صلوات اللہ علیہم اجمعین خصوصاً علی مرتضیٰ تمام انبیاء سے افضل ہیں یانہیں؟

جواب : البتہ مراتب ائمہ ہدی از سائر انبیاء بلکہ رسولان اولوالعزم سوائے حضرت خاتم المرسلین صلوات اللہ علیہ زیاده بودورتبہ جناب امیر نیز-

جواب: البتہ ائمہ ہدی کا مرتبہ تمام انبیاء بلکہ رسولوں سے ماسوائے خاتم المرسلین صلوات اللہ علیہ کے زیاده تھا اور رتبہ جناب امیر کا بھی.

فتوی (۴) : مسئلہ ہفتم درقرآن مجید جمع کردہ عثمان تحریف و نقصان واقع شدہ یا نہ؟

جواب: تحریف جامع القرآن بلکہ محرق و محرف قرآن درنظم قرآن یعنی ترتیب آیات از کلام مفسرین فریقین و عنوان نظم قرآن مستغنی عن البیان وہمچنیں نقصان بعضی آیات واردہ درفضیلت اہلبیت علیہم السلام مد لول قرائن بسیار و آثارات بیشمار.

فتوی(۴):ساتواں مسئلہ ، عثمان کے جمع کردہ قرآن مجید میں تحریف اور کمی واقع ہوئی ہے یا نہیں؟

جواب: قرآن کے جامع بلکہ جلانے والے اور تحریف کرنے والے کی تحریف نظم قرآن یعنی ترتیب آیات میں فریقین کے مفسرین کے کلا م اور نظم قرآن کے عنوان سے واضح ہے، اور یونہی اہلبیت علیہم السلام کی فضیلت میں وارد بعض آیات میں کمی بہت سے قرائن اور بے شمار آثار سے ثابت ہے

روافض علی العموم اپنے مجتہدوں کے پیرو کار ہوتے ہیں، اگر بفرض غلط کوئی جاہل رافضی ان کُھلے کفروں سے خالی الذہن بھی ہو تو فتوائے مجتہدان کے قبول سے اُسے چارہ نہیں اور بفرض باطل یہ بھی مان لیجئےکہ کوئی رافضی ایسا نکلے جو اپنے مجہتدین کے فتوٰی بھی نہ مانے تو الاقل اتنا یقینا ہو گا کہ ان کفروں کی وجہ سے اپنے مجتہدوں کو کافر نہ کہے گا، بلکہ اُ نھیں

اپنے دین کا عالم و پیشوا و مجتہد ہی جانے گا اور جو کسی کافر منکر ضروریات دین کو کافر نہ مانے خود کافر مرتد ہے۔

شفا ء شریف ص ۳۶۲ میں انہیں اجماعی کفر کے بیان میں ہے:

ولهذا نكفر من لم يكفر من دان بغير ملة المسلمين من الملل او وقف فيهم اوشك اوصحح مذهبهم وان اظهر مع ذلک الاسلام واعتقده واعتقد ابطال كل مذهب سوا ه فهو كافر باظها ره بها ظهر من خلاف ذلک	ہم اسی واسطے کافر کہتے ہیں ہر اس شخص کو جو کافروں کو کافر نہ کہے یا ان کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے یا اُن کے مذہب کی تصحیح کرے اگر چہ اس کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان جتاتا اورا سلام کی حقانیت اور اس کے سواہر مذہب کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ اُس کے خلاف اُس اظہار سے کہ کافرکو کافر نہ کہا خود کافر ہے۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی بیان ماھومن المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ص (۲۷۱)

اُسی کے صفحہ ۳۲۱اور فتاو ی بزازیہ جلد ۲ صفحہ ۳۲۲ اور درر وغر رمطبع مصر جلد اول صفحہ ۳۰۰ اور فتاوٰی خیر یہ جلد اول صفحہ ۹۴،۹۵ اور درمختار صفحہ ۳۱۹اور مجمع الانہر جلد اول صفحہ ۶۱۸ میں ہے:من شک

فی کفرہ وعذابہ فقد کفر.۱؎جو اس کے کفر وعذاب میں شک کرےوہ بالیقین خود کافر ہے۔

(درمختار کتاب الجہاد باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۶)

علمائے کرام نے خود روافض کے بارے میں بالخصوص اس حکم کی تصریح فرمائی، علامہ نوح آفندی وشیخ الاسلام عبداللہ آفندی وعلامہ حامد عمادی آفندی مفتی دمشق الشام وعلامہ سید ابن عابدین شامی عقود جلد اول ص۹۲ میں اس سوال کے جواب میں کہ رافضیوں کے باب میں کیا حکم فرماتے ہیں:

ھٰؤلاء الکفرۃ جمعوا بین اصناف الکفر ومن توقف فی کفرھم فھو کافر مثلھم اھ مختصرا	یہ کافر طرح طرح کے کفروں کے مجمع ہیں جو ان کے کفر میں توقف کرے خود انہیں کی طرح کافر ہے اھ مختصراً.

(العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوٰی حامدیہ باب الردۃ والتعزیر ارگ بازار قندھار افغانستان ۱/ ۱۰۴.۱۰۳)

علامۃ الوجود مفتی ابوالسعود اپنے فتاوی پھر علامہ کو اکبی شرح فرائد سنیہ پھر علامہ محمد امین الدین شامی تنقیح الحامدیۃ ص۹۳میں فرماتے ہیں :

اجمع علماء الاعصار علی ان من شک فی کفرھم کان کافرا	تمام زمانوں کے علماء کااجماع ہے کہ جوان رافضیوں کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔

(العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوٰی حامدیہ باب الردۃ والتعزیر ارگ بازار قندھار افغانستان ۱/ ۱۰۵)

تنبیہ جلیل:

مسلمانو!اصل مدار ضروریات دین ہیں اور ضروریات اپنے ذاتی روشن بدیہی ثبوت کے سبب مطلقاً ہر ثبوت سے غنی ہوتے ہیں یہاں تک کہ اگر بالخصوص ان پر کوئی نص قطعی اصلاً نہ ہو جب بھی ان کا وہی حکم رہے گا کہ منکر یقینا کافر مثلاً عالم بجمیع اجزائہ حادث ہونے کی تصریح کسی نص قطعی میں نہ ملے گی. غایت یہ کہ آسمان وزمین کا حدوث ارشاد ہواہے مگر باجماع مسلمین کسی غیر خدا کو قدیم ماننے والا قطعاً کافر ہے جس کی اسانید کثیرہ فقیرکے رسالہ "مقامع الحدید علی خدا لمنطق الجدید۱۳۰۴ھ" میں مذکور تووجہ وہی ہے کہ حدوث جمیع ماسوی اللہ ضروریات دین سے ہے کہ اسے کسی ثبوت خاص کی حاجت نہیں.

اعلام امام ابن حجر ص۱۷میں ہے:

زاد النووی فی الروضۃ ان الصواب تقیدہ بما اذا جحد مجمعاً علیہ یعلم من الاسلام ضرورۃ سواء کان فیہ نص ام لا	علامہ نووی نے روضہ میں یہ زائد کہا کہ درست یہ ہے اسے اس چیز سے مقید کیا جائے جس کا ضروریات اسلام سے ہونا بالاجماع معلوم ہواس میں کوئی نص ہو یا نہ ہو.(ت)

(الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ   مکتبۃ استنبول ترکی   ص۳۵۳)

یہی سبب ہے کہ ضروریات دین میں تاویل مسموع نہیں ہوتی اور شک نہیں کہ قرآن جو بحمد اللہ تعالی شرقاً غرباً قرناً فقرناً تیرہ سو برس سے آج تک مسلمانوں کے ہاتھوں میں موجود محفوظ ہے باجماع مسلمین بلاکم وکاست وہی "تنزیل رب العالمین " ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی

علیہ وسلم نے مسلمانوں کو پہنچائی اور ان کے ہا تھوں میں ان کے ایمان انکے اعتقاد ان کے اعمال کے لئے چھوڑی، اسی کا ہر نقص وزیادت وتغییر وتحریف سے مصؤن ومحفوظ ، اور اس کا وعدہ حقہ صادقہ"اناالہ لحافظون"میں مراد وملحوظ ہونا ہی یقینا ضروریات دین سے ہے نہ یہ کہ قرآن جو تمام جہان کے مسلمانوں کے ہاتھ میں تیرہ سو برس سے آج تک ہے یہ تو نقص وتحریف سے محفو ظ نہیں، ہاں ایک وہم تراشیدہ صورت ناکشیدہ دندان غول کی خواہر پوشیدہ غار سامرہ میں اصلی قرآن بغل کتمان میں دبائے بیٹھی ہے"اناالہ لحافظون"کا مطلب یہی ہے یعنی مسلمانوں سے عمل تو اسی محرف مبدل ناقص نامکمل پر کرائیں گے اور اس اصلی جعلی کو

برائے نہادن چہ سنگ وچہ زر
(رکھنے کے لئے پتھر اور سونا برابر ہیں۔ت)

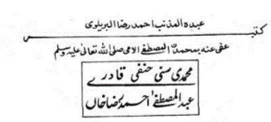
کی کھوہ میں چھپائیں گے، گویا "حافظون"کے معنی یہ ہیں کہ قرآن کو مسلما نوں سے محفوظ رکھیں گے ، انھیں اس کی پرچھائی نہ دکھائیں گے ،بعض ناپاکوں نے اس سے بڑھ کر تاویل نکالی ہے کہ قرآن اگرچہ کتنا ہی بدل جائے مگر علم الٰہی ولوح محفوظ میں تو بدستور باقی ہے، حالانکہ علم الٰہی میں کوئی شے نہیں بدل سکتی ، پھر قرآن کی کیا خوبی نکلی. تو ریت وانجیل درکنار، مہمل سے مہمل ردی سے ردی کوئی تحریر جس میں مصنف کا ایک لفظ ٹھکانے سے نہ رہا بلکہ دنیاسے سراسر معدوم ہوگئی ہو علم الٰہی ولوح محفوظ میں یقینا بدستور باقی ہے، ایسی ناپاک تاویلات ضروریات دین کے مقابل نہ مسموع ہوں، نہ ان سے کفر وارتداد اصلا مدفوع ہوں ان کی حالت وہی ہے جو نیچر یہ نے آسمان کو بلندی جبرئیل وملائکہ کو قوت خیر، ابلیس وشیاطین کو قوت بدی، حشر ونشر وجنت ونار کو محض روحانی نہ جسدی بنالیا . قادیانی مرتد نے خاتم النبیین کو افضل المرسلین، ایک دوسرے شقی نے نبی بالذات سے بدل دیا، ایسی تاویلیں سن لی جائیں تو اسلام وایمان قطعاً درہم برہم ہوجائیں، بت پرست لاالٰہ الااللہ کی تاویل کر لیں گے کہ یہ افضل

واعلی میں حصر ہے یعنی خدا کے برابر دوُسرا خدا ہے وہ سب دوسروں سے بڑھ کر خدا ہے نہ یہ کہ دوسرا خدا ہی نہیں جیسےلا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار(علی کرم اللہ وجہہ کے بغیر کوئی بہادر جوان نہیں اور ذوالفقار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں. ت) وغیرہ محاوراتِ عرب سے روشن ہے یہ نکتہ ہمیشہ یادرکھنے کا ہے کہ ایسے مرتد ان لیام مدعیان اسلام کے مکروہ اوہام سے نجات و شفا ہے

و باللہ التوفق والحمد اللہ رب العٰلیمن.

حکم یقینی قطعی اجماعی

بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں اُنکے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زناہے، معاذاللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے۔ اگر مردسُنی اور عورت ان خبیثوں میں کی ہو جب بھی ہر گز نکاح نہ ہو گا محض زنا ہو گا، اولاد ولد الزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائےگی اگرچہ اولاد بھی سُنی ہی ہو کہ شرعاً ولد ا لزنا کا باپ کوئی نہیں، عورت نہ ترکہ کی مستحق ہو گی نہ مہر کی کہ زانیہ کےلئے مہر نہیں، رافضی اپنے کسی قریب حتی کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پاسکتا. سُنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلا کچھ حصہ نہیں،ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول ، سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام، جوان کے ان ملعون عقیدوں پرآگاہ ہوکر پھر بھی انھیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے، اور اُس کےلئے بھی یہی سب احکام ہیں جو اُن کےلئے مذکور ہُوئے ،مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتوی کو بگوش ہوش سنیں . اور اس پر عمل کرکے سچے پکے مسلمان سنی بنیں وبا اللہ التوفیق واللہ سبحٰنہ وتعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم.



سنی کون ہے ؟

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں :

" عجب اس سے جو اجماع صحابہ و تابعین وقافئہ اہل سنت کا اختلاف کرے پھر اپنے آپ کو سنی جانے ، اے عزیز! جیسے تمام ایمانیات پر یقین لانے سے آدمی مسلمان ہوتا ہے اور ایک کا انکار کافر و مرتد کر دیتا ہے اسی طرح سنی

وہ جو تمام عقائد اہل سنت میں ان کے موافق ہو اگر ایک میں بھی خلاف کرتا ہے ہرگز سنی نہیں بدعتی ہے ، اسی لئے علمائے دین تفضیلیہ کو سنیوں میں شمار نہیں کرتے اور انہیں اہل بدعت کی شاخ جانتے ہیں " (مطلع القمرین 139)

اور " تفضیلیہ و سنفضیہ " کے حکم کے حوالے سے مزید فرماتے ہیں:

" بالجملہ بین و مبین ہو گیا کہ اہل بدعت کیسی افسوسناک حالت میں ہیں اور تفضیلیہ و سنفضیہ ان کی شاخ پس حکم نماز کا ان کے پیچھے وہی ہے جو مبتدعہ کے پیچھے یعنی مکروہ بکراہت شدیدہ جیسا کہ علامہ بحرالعلوم قدس سرہٗ شریف نے تصریح فرمائی کما مر اگرچہ ان کی بد مذہبی اور روافض کے فساد عقیدہ سے کم ہے اب جو شخص ایسا اعتقاد رکھتا اور اپنے آپ کو سنی اور ان کی تصانیف کو مقبول کہتا ہے تو اس کے لئے اہل سنت و جماعت کا زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین سے اب تک اجماع دلیل کافی و برھان وافی، سنیوں کی کتابیں بنظر تعمق و تحقیق دیکھے اور ان کے مطابق عقیدہ درست کرے ورنہ دعوی تسنن سے دستبردار ہو .
(مطلع القمرین 163)

مختصر تعارف حضرت امیر معاویہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ والد اور والدہ کی طرف سے پانچویں پشت میں حضور اقدس کے نسب میں آپ کے چوتھے دادا عبد مناف سے مل جاتے ہیں جس سے ظاہر ہوا کہ آپ نسب کے لحاظ سے حضور کے قریبی اہل قرابت میں سے ہیں اور رشتے میں رسول کریم کے حقیقی سالے ہیں۔ اس لئے کہ ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللّٰہ عنہا بنت ابو سفیان رضی اللّٰہ عنہ جو حضور کی زوجہ محترمہ ہیں وہ حضرت امیر معاویہ رضی ا عنہ کی حقیقی بہن ہیں اس لئے عارف باللہ مولانا رومی علیہ رحمہ نے اپنی مثنوی شریف میں آپ کو تمام مؤمنوں کا ماموں تحریر فرمایا.

آج کے دور میں فضائل امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ کیوں بیان کئے جاتے ؟

غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ غنیہ الطالبین میں فرماتے ہیں کہ:

اہل سنت اس بات پر متفق ہیں کہ جو صحابہ کرام کے درمیان مشاجرات ہوئے ان پر اپنی زبان بند رکھیں اور ان کی برائیاں بیان کرنے سے رک جائیں اور (اہلسنت اس بات پر بھی متفق ہیں کہ) انکے فضائل و محاسن کا اظہار کیا جائے

یعنی کف لسان تو ان کے مابین جو معاملات ہوئے اس پر ہے نہ کہ فضائل و مناقب کا بیان و اظہار کرنے پرورنہ تو...

امام بخاری رحمہ اللہ نے ذکر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا باب قائم کیا ..

امام ترمذی رحمہ اللہ نے جامع ترمذی میں مناقب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا باب قائم کیا .

حافظ ابوالقاسم ھبتہ اللّٰہ لالکائی نے شرح اصول اعتقاد اہل السنہ میں فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا باب قائم کیا .

امام احمد بن حنبل نے فضائل صحابہ میں فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا باب قائم کیا.

امام ابی بکر محمد بن اجری نے کتاب الشریعہ میں باب کتاب فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ لکھا.

اب بات یہ ہے کہ مخالفین کا یہ کہنا کہ 1400 سال میں کسی نے فضائل امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ نہیں بیان کئے تو اب امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ کے فضائل و مناقب بیان کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

تو جواب سنیں: وجہ یہ ہے کہ اسلام کے چودہ سو سالہ عرصے میں جس طرح آج یعنی پندھرویں صدی میں امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات پر طوفان بدتمیزی برپا کیا گیا ہے پچھلی 14 سو سالہ تاریخ میں نہیں ہوا .

آج کے دور میں کس قدر ان ہستیوں کے خلاف کتابیں لکھی جارہی ! یہاں تک کہ ان کے اسلام، ان کے ایمان کے حوالے سے موضوع زیر بحث ہیں ... کہ کیا وہ مسلمان تھے یا نہیں...! نعوذباللہ

تو جب اس طرح حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے اصحاب کے خلاف طوفان بدتمیزی برپا کیا جائے تو اہل حق کا فرض ہے کہ وہ حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے فضائل و مناقب کا اظہار کریں اور بیان کریں.

اسی حوالے سے ایک سوال امام اہل سنت مجدد دین و ملّت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے ہوا جو فتاویٰ رضویہ کی جلد 23 صفحہ 739 پر ہے .

سوال کا مفہوم یہ ہے کہ:

جس وقت یا جس مقام پر حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی ذات پر حملے (یعنی بے ادبی) کیے جاتے ہوں تو کیا اس وقت مسلمانوں کے عقائد کی حفاظت اور صحابہ کے دفاع کے لئے ان کے فضائل بیان کرنا واجب ہے یا نہیں ؟

تو جواب میں امام اہلسنت فرماتے ہیں کہ :

ضرور واجب بلکہ اہم فرائض سے ہے .. پھر حدیث مبارکہ بیان فرمائی جس کا مفہوم یہ ہے کہ ...

> " جس وقت میرے صحابہ کو برا بھلا کہا جائے تو اس وقت عالم اپنا علم ظاہر نہ کرے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور آدمیوں کی لعنت ہوتی ہے اور اللّٰہ تعالیٰ نہ اس کے فرائض قبول فرماتا ہے نہ نوافل "

تو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب بیان کرنا آج اس لئے ضروری ہے کیونکہ اس دور میں امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان کے منکر، ان کے گستاخ اس دور میں اس قدر پیدا ہوئے کہ ان لوگوں نے امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ کے خلاف کتابیں لکھیں ہیں۔

سلطنت امیر معاویہ، سلطنت مصطفی ہے

سلطنت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سلطنت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تو اول ملوکِ اسلام اور سلطنتِ محمدیہ کے پہلے بادشاہ ہیں۔ اسی کی طرف تورات مقدس میں اشارہ ہے کہ:

مَوْلِدُہٗ بِمَکَّۃَ ، وَمُھَاجَرُہٗ بِطَیْبَۃَ ، وَمُلْکُہٗ بِالشَّامِ.

یعنی وہ نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مکہ میں پیدا ہوگا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی۔

تو امیر معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی؟ محمد رسول ا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی(فتاویٰ رضویہ جلد 29 صفحہ 58)

فرق مراتب بے شمار

امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

فرق مراتب بے شمار
اور حق بدست حیدر کرار
مگر معاویہ بھی ہمارے سردار
طعن ان پر بھی کار فجار

جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حمایت میں عیاذ با حضرت علی اسد ا رضی اللہ عنہ کے سبقت و اولیت و عظمت واکملیت سے آنکھ پھیر لے وہ ناصبی یزیدی اور جو حضرت علی اسد ا رضی اللہ عنہ کی محبت میں معاویہ رضی اللہ عنہ کی صحابیت و نسبت بارگاہ حضرت رسالت بھلا دے وہ شیعی زیدی ہے یہی روش آداب بحمد تعالی ہم اہل توسط و اعتدال کو ہر جگہ ملحوظ رہتی ہے

(فتاویٰ رضویہ، جلد 10، صفحہ199)

وہ جہنم کے کتّوں سے ایک کُتا ہے

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

امام شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے فرماتے ہیں :

ومن یکون یطعن فی معٰویۃ فذالک کلب میں کلاب الہاویۃ .

ترجمہ : جو امیر معاویہ پر طعن کرے وہ جہنم کے کتّوں سے ایک کُتا ہے .

(فتاویٰ رضویہ جلد29 صفحہ 264)

امام حسن نے صلح کی

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

” ای للامیر معاویۃ رضی اللہ عنہ اما عند اھل الحق فاستقامۃ الخلافۃ لہ رضی اللہ تعالی عنہ من یوم صلح السید المجتبی صلی اللہ تعالی علی جدہ الکریم وابیہ وعلیہ وعلی امہ واخیہ وسلم“	بہر حال اہل حق کے نزدیک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے اس دن سے خلافت مستحکم ہوگئی، جس دن حضرت امام مجتبیٰ، امام حسن صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الکریم وابیہ وعلیہ وعلی امہ واخیہ وسلم نے صلح کی .

اس کے بعد آپ رحمہ اللہ تعالیٰ امام حسن اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صلح والی حدیث بخاری نقل کرکے فرماتے ہیں:

وبہ ظھر ان الطعن	اسی سے ظاہر ہوگیا

علی الامیر معاویۃ طعن علی الامام المجتبی بل علی جدہ الکریم صلی اللہ علیہ وسلم، بل علی ربہ عزوجل

کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرنا درحقیقت امام مجتبیٰ پر طعن کرنا ہے، بلکہ یہ ان کے جد کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر طعن کرنا ہے، بلکہ یہ تو اللہ عزوجل پر طعن کرنا ہے۔

اس کے بعد اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

” کیونکہ مسلمانوں کی باگ ڈور کسی غلط آدمی کے ہاتھ میں دینا اسلام اور مسلمین کے ساتھ خیانت ہے اور اگر سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غلط تھے، جیساکہ طعن کرنے والے کہہ رہے ہیں، تو پھر اس خیانت کے مرتکب معاذ اللہ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ ٹھہریں گے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اس خیانت پر رضا لازم آئے گی اور یہ وہ ہستی ہے جس کی شان میں وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی وارد ہے۔ یہ جملے اس شخص کو فائدہ دیں گے جس کے لیے اللہ نے ہدایت کا ارادہ فرمالیا “

(المستند المعتمد مع المعتقد المنتقد، صفحہ 192، 193، برکاتی پبلشر ،کراچی)

آپ علیہ رحمہ مزید فرماتے ہیں:

” سِیَر جن بالائی باتوں کے لئے ہے، اُس میں حد سے تجاوز نہیں کرسکتے ،اُس کی روایات مذکورہ کسی حیض ونفاس کے مسئلہ میں بھی سننے کی نہیں نہ کہ معاذاللہ اُن واہیات ومعضلات وبے سروپا حکایات سے صحابہ کرام حضور سیدالانام علیہ وعلی آلہٖ وعلیہم افضل الصّلاۃ والسلام

پر طعن پیدا کرنا، اعتراض نکالنا، اُن کی شانِ رفیع میں رخنے ڈالنا کہ اس کا ارتکاب نہ کرے گا، مگر گمراہ بددین، مخالف ومضاد حق تبیین .‘‘

(فتاوی رضویہ ،جلد5، صفحہ582، رضا فاؤنڈیشن ، لاهور)

اعلی حضرت کے امیر معاویہ کے مناقب پر کتب و رسائل

اعلی حضرت نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے مناقب پر جو کتب و رسائل تحریر کیے ان کے نام :

1) البشری العاجلہ من تحف آجلہ

(تفضیلیہ اور مفسقان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا رد)

2) عرش الاعزاز والاکرام لاول ملوک الاسل

(مناقب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ)

3) رب الاھواء الواھیہ فی باب الامیرمعاویہ

(حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر مطاعن کا جواب)

4) العلام الصحابہ الموافقین للامیرمعاویہ وام المومنین

(حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ اور امیر معاویہ رض کے ساتھ کون سے صحابہ تھے)

5) الاحادیث الراویتہ لمدح الامیر معاویہ

(حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کی احادیث)

ہماری دوسری اردو کتابیں

بہار تحریر (اب تک چودہ حصے) ۔عبد مصطفی آفیشل	اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟ ۔عبد مصطفی
اذان بلال اور سورج کا نکلنا ۔ عبد مصطفی	عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ) ۔ عبد مصطفی آفیشل
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو! ۔ عبد مصطفی	شب معراج غوث پاک ۔ عبد مصطفی
شب معراج نعلین عرش پر ۔ عبد مصطفی	حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ ۔ عبد مصطفی
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت ۔ عبد مصطفی	مقرر کیسا ہو؟ ۔ عبد مصطفی
غیر صحابہ میں ترضی ۔ عبد مصطفی	اختلاف اختلاف اختلاف ۔ عبد مصطفی
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ ۔ عبد مصطفی	بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر) ۔ کنیز اختر
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب) ۔ عبد مصطفی	حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق ۔ عبد مصطفی
عورت کا جنازہ ۔ جناب غزل صاحبہ	ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی ۔ عبد مصطفی
آئیے نماز سیکھیں (حصہ1) ۔ عبد مصطفی	قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا ۔ عبد مصطفی
محرم میں نکاح ۔ عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ) ۔ عبد مصطفی
روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ) ۔ عبد مصطفی	بریک اپ کے بعد کیا کریں؟ ۔ عبد مصطفی
ایک نکاح ایسا بھی ۔ عبد مصطفی	کافر سے سود ۔ عبد مصطفی
میں خان تو انصاری ۔ عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ) ۔ عبد مصطفی
جرمانہ ۔ عبد مصطفی	لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟ ۔ عبد مصطفی
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام	اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی